میثم قادری
نعرۂ حقانیت
مصنف
حضرت علامہ مفتی ابوطاہر محمد طیب صاحب علیہ الرحمۃ
داناپوری ثم پیلی بھیتی
تلخیص وتسہیل وترتیب
محمد عبدالرشید قادری پیلی بھیتی
شائع کردہ
مؤسسۂ مِرأۃُ الدَعُوۃ الاسلامیہ
پیلی بھیت شریف یوپی

یا حـــــــــــق

تصنیف لطیف

ضیغم الاسلام وسنّیت، قاطع کفر و بدعت، اطیب العلماء، مفتیٔ جاورہ
حضرت علامہ مفتی ابوطاہر محمد طیب صاحب علیہ الرحمۃ داناپوری ثم پیلی بھیتی

ترتیب و تلخیص و تسہیل

محمد عبد الرشید قادری پیلی بھیتی موبائل 9719703910

شائع کردہ

مؤسسہ مراۃ الدعوۃ الاسلامیہ
گلڑیا سکولہ پیلی بھیت شریف یوپی

سلسلۂ مطبوعات نمبر 55

نام کتاب — نعرۂ حقانیت
نام مصنف — حضرت علامہ مفتی ابوطاہر محمد طیب صاحب علیہ الرحمہ
تلخیص و تسہیل — محمد عبدالرشید قادری پیلی بھیتی
تصحیح: — حافظ اشفاق حسین سروروی
کمپوزنگ — محمد مشتاق نعمانی
طباعت — نوری پرنٹرس، بھورے خاں، پیلی بھیت
تعداد اشاعت — 1000

Contact Office : **MIR-A-TUDDAWATIL ISLAMIA**
Gularia Sakola, Pilibhit (U.P.) 262001

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مرتب

قارئین کرام! فقیر قادری جس طرح 1991ء سے مفتی جاورہ حضرت علامہ مفتی ابوطاہر محمد طیب صاحب صدیقی علیہ الرحمۃ داناپوری ثم پیلی بھیتی کے علمی وقلمی سرمائے کی تلاش وجستجو میں لگا ہوا ہے۔ اسی طرح اس کو مناسب تلخیص وتسہیل اور مقتضائے وقت کے تحت مختلف مراحل سے گزار کر اس کی نشر واشاعت میں بھی مصروف ہے۔ حالانکہ یہ نہایت ہی مشکل اور دشوار کام ہے۔ مگر پھر بھی ہماری محنت رائیگاں نہیں گئی بلکہ بفضلہٖ تعالیٰ خاصی حد تک کامیابی ملی اور بعض احباب اہل سنت نے بھرپور ساتھ دیا (اللہ ان کو دارین کی سعادتوں سے نوازے) یہی وجہ ہے کہ دیگر کئی موضاعات پر کام ہونے کے باوجود مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے بارہ رسائل اور کئی ہینڈبل وپمفلٹ شائع ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ رب العلمین

زیر نظر رسالہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جو ایک مرتبہ "تحفۂ رضویہ" پیلی بھیت شریف کے بارہویں شمارہ میں بھی چھپ چکا ہے۔ اب ادارۂ مؤسسہ مرأۃ الدعوۃ الاسلامیہ پیلی بھیت شریف اس کو کتاب کی شکل میں شائع کر رہا ہے۔ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کا یہ رسالہ دور حاضر کے مشہور گروہ "جماعتِ اسلامی" بنام اصل مودودیت کے ردوابطال پر مشتمل ہے۔

قارئین سے ہماری گزارش ہے کہ رسالہ ھٰذا کو ٹھنڈے دل سے بنظر انصاف دیکھیں اور فیصلہ کریں! اللہ قبول حق کی توفیق دے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

فقیر محمد عبدالرشید قادری پیلی بھیتی

نعرۂ حقانیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللہ ربّ محمد صلی علیہ وسلما

وہابیوں دیوبندیوں اور تبلیغی جماعت والے الیاسیوں اور جماعت
اسلامی والے مودودیوں کے مذہبِ باطل کا اصل اصول یہ ہے کہ اسلاف
کرام مفسرین ومحدثین وفقہا وعلمائے دین اور بزرگوں اور مشائخ غوث و
قطب ابدال واولیاء کی پیروی نہیں کرنی چاہیئے چنانچہ اسمٰعیل دہلوی نے تقویۃ
الایمان مطبع قیومی کانپور صفحہ ۲ سطر ۹ میں لکھا ہے:۔

"اس زمانے میں دین کی باتیں لوگ کتنیرا ہیں چلتے ہیں، کتنے پہلوں کی رسموں کو پکڑتے
ہیں کتنے قصے بزرگوں کے دیکھتے ہیں اور کتنے مولویوں کی باتوں کو جو انھوں نے اپنے ذہن کی تیزی
سے نکالی ہیں سند پکڑتے ہیں" اور مودودی بھی یہی کہتا ہے ملاحظہ ہو تجدید واحیاء دین۔ صفحہ ۱۷
انبیاء واولیاء وشہداء وصالحین مجاذیب، اقطاب، ابدال، علماء مشائخ اور ظل اللہوں کی خدائی پھر بھی کسی
نہ کسی طرح عقائد میں اپنی جگہ نکالتی رہیں، جاہل دماغوں کے مشرکین خداؤں کو چھوڑ کر ان نیک
بندوں کو خدا بنالیا"

یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ جب تک آدمی بزرگوں کے طریقے اور
متقدمین کی روش کو نہ چھوڑے گا اور ان کی پیروی کو لازم وضروری سمجھتا رہے
گا۔ اس وقت تک کوئی خود غرض بدمذہب اس کو اپنا طریقہ ومذہب منوانے اور
قبول کرانے میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔ جب وہ اس کو کوئی بات بتائے گا وہ
فوراً انکار کردے گا اور کہے گا کہ جناب میں اسکو ماننے سے مجبور ہوں کیوں کہ

یہ میرے بزرگوں اور مشائخ کے خلاف ہے۔ جب کوئی بدمذہب کسی سنّی
مسلمان کو گمراہ کرنے کی کوشش کرے اور اپنی گمراہ کن باتیں بیان کرنے لگے
تو اگر سنّی مسلمان اس کا مسکت جواب یہ دیدے کہ "میں اپنے بزرگوں کا
طریقہ نہیں چھوڑ سکتا بلکہ اپنے اکابر کے خلاف کوئی بات سننا مجھے گوارہ نہیں"
اس جواب پر گمراہ بدمذہب ناکام نامراد اپنا سا منہ لے کر رہ جائے گا۔ اور اگر
کوئی بدمذہب اس طرح بہکائے کہ تم جو یہ عمل کرتے ہو مت کرو کیوں کہ یہ
قرآن وحدیث کے خلاف ہے یا یہ کام جو تم نہیں کرتے ہو ضرور کرو کیوں کہ
قرآن وحدیث میں اس کا حکم ہے ایسے موقع پر ایک بے علم سچّا مسلمان اگر یہ
جواب دیدے کہ قرآن وحدیث پر تو میرا ایمان ہے مگر یہ بات میں اپنے علماء
سے دریافت کرلوں اگر وہ کہدیں گے کہ قرآن وحدیث میں ایسا نہیں ہے تو
ان کے مقابلے میں آپ کی بات مان لینے کو ہرگز تیار نہیں۔ یہ جواب سنتے ہی
بیدین گمراہ کی کمرِ ہمت ٹوٹ جائے گی اور وہ تمہیں گمراہ کرنے سے مایوس ہو
جائے گا۔ ہر بیدین جانتا ہے کہ جاہلوں بے علموں کو قرآن وحدیث کا نام لیکر
گمراہ بدمذہب بنایا جاسکتا ہے لیکن اگر وہ عالم کے پاس گیا تو عالم اس پر
حقیقت حال ظاہر کردے گا۔ اور اس کا فریب کسی طرح نہیں چلے گا۔ اسی وجہ
سے ہر بدمذہب ہر نیا گمراہ ہر بےدین ضروری سمجھتا ہے کہ پہلے عوام کو علماء و
مشائخ کی طرف سے بدظن کرے اور ان سے قطع تعلق کرادے کہ جب عوام

مسلمین کا تعلق علماء ومشائخ سے منقطع ہوجائے گا تو ان کو گمراہ وبددین بنادینا
کچھ مشکل نہیں تمام گمراہ فرقے اس اصول پر کاربند ہونے کے لئے مجبور ہیں
۔ کیوں کہ یہ لوگ جو کچھ قرآن وحدیث کے پردے میں اپنی گمراہی و بے دینی
پیش کرتے ہیں علماء کرام ومشائخ عظام اس کی قلعی کھول دیتے ہیں۔ اس لئے
ہر گمراہ کوشش کرتا ہے کہ مسلمان اپنے علماء ومشائخ سے تعلق چھوڑ دیں، تاکہ وہ
ان کو بہکا سکے اور جس گمراہی کی طرف لے جانا چاہے لے جا سکے۔

اسمٰعیل دہلوی نے بھی وہی طریقہ اختیار کیا اور اپنی گمراہی و بددینی کی
بنیاد لوگوں کو علماء سے بدظن کرنے پر رکھی۔ اس کا صاف مطلب یہ ہوتا ہے کہ
ہر طرح آنکھ میچ کر اسمٰعیل دہلوی اور ابوالاعلیٰ مودودی کو مان لو۔ اگر علماء مشائخ
کے خلاف ہو تو ان کو چھوڑو، اگر بزرگوں اور صلف صالح کی روش کے مخالف
ہو تو ان کو بھی چھوڑو مگر ان کو ضرور مانو یہ دونوں تو علماء ومشائخ کی طرف سے
لوگوں کو بدظن کررہے ہیں۔ اور مسلمانوں سے ان کا دامن چھڑا رہے ہیں اور
ہر طرح ان کو بدنام ومطعون کرنے کی ناپاک کوشش کررہے ہیں۔

مگر قرآن عظیم میں اللہ تعالیٰ صاف صاف ہم کو یہ دعا تعلیم فرماتا ہے۔

"اھدنا الصراط المستقیم۔ "ہم کو سیدھے راستے کی ہدایت کر
صراط الذین انعمت علیھم ۔" راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا"

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کے راستے کو سیدھا راستہ

بتاتا ہے۔ اور اسی کی طرف ہدایت کی دعا تلقین فرماتا ہے۔ مگر اسمٰعیل دہلوی
اور ابوالاعلیٰ مودودی کہتے ہیں کہ "اگر ان کو مانا تو یاد رہے کہ ان کو خدا بنالینا
ہوجائے گا" جیسا کہ اس نے کہا کہ "جاہل دماغوں نے مشرکین کے خداؤں
کو چھوڑ کر اِنْ (انبیاء واولیاء، شہداء، صالحین، علماء، مشائخ، غوث، قطب،
ابدال) کو خدا بنالیا"۔ یعنی ان حضرات کو ماننا، خدا بنالینا ہوگیا۔ یعنی ان
حضرات کو ماننا شرک ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔

مسلمان ذرا اپنا کلمہ یاد کریں اور دیکھیں کہ اس میں انبیاء اور فرشتوں کے نام ہیں
یا نہیں ملاحظہ ہو۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ یہ پہلا کلمہ طیبہ ہے جس کو
پڑھ کر مشرک صد سالہ بھی بحکم شرع مسلمان ہوجاتا ہے۔ مگر مودودی کے
نزدیک وہ مشرک ہی رہا، کلمہ پڑھ کر بھی مسلمان نہ ہوسکا کیوں کہ اس میں ایک
نبی کو ماننا پڑتا ہے یہی مودودی کے نزدیک شرک ہے۔ کسی جاہل مسلمان سے بھی
اگر پوچھا جائے کہ تو انبیاء، اولیاء، علماء، مشائخ کو خدا مانتا ہے؟ میں یقین اور
پوری ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں کہ وہ سختی کے ساتھ انکار کرے گا۔ پھر ان کو"
مشرک کہنا کتنا بڑا ظلم ہے۔ علاوہ بریں کسی کو خدا سمجھنا دل کا کام ہے اور جب
تک دل کی بات ظاہر نہ ہوجائے اس پر کسی قسم کا اس پر کسی طرح کا حکم لگانا سخت
ممنوعات شریعہ میں سے ہے۔ قرآن وحدیث میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دل پر حکم
لگانے کی تکلیف نہیں دی بلکہ شدت کے ساتھ اس حرکت سے منع فرمایا ہے

صاف صاف اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمادیا کہ ”ھلا شققت قلبه“
کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا۔ پھر بغیر علم کے شرک کا حکم لگا دینا یقیناً حدود
شرع سے تجاوز کرنا ہے بلکہ اپنے لئے حصول علم غیب کا زبردست دعویٰ کرنا ہے۔

کیوں وہابیو! دیو بندیو! مودودیو! جب انبیاء کے لئے علم غیب ماننا
تمہارے نزدیک شرک ہے تو تم اپنے لئے علم غیب کا دعویٰ کر کے کتنے ڈبل
مشرک ہوئے۔

مودودی کے نزدیک رسولوں اور فرشتوں کو ماننا شرک ہے

مسلمان ذرا اپنا کلمۂ ایمان مفصل یاد کریں ”آمنت بالله و ملائکته
و کتبه ورسله والقدر خیره وشره من الله تعالیٰ والبعث بعد
الموت“ یعنی ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے سارے فرشتوں پر اور اس کی
سب کتابوں پر اور اس کے تمام رسولوں پر اور اس بات پر ایمان لایا کہ بھلائی
اور برائی سب اسی کی جانب سے ہے اور موت کے بعد اٹھنے پر ایمان لایا۔
فرشتے لاتعداد ہیں، انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعداد صحیح معلوم
نہیں (ایک لاکھ چوبیس ہزار یا دو لاکھ چوبیس ہزار یا اللہ و رسول کو معلوم کہ ان
کی صحیح تعداد کیا ہے) ان سب پر ایمان لانا ضروری ہے۔ مگر مودودی صاف
صاف کہتا ہے کہ ان کو مان کر ان کو خدا بنالیا اور اسمٰعیل دہلوی کہتا ہے کہ مشرک
ہوگئے کیوں کہ مشرکین تو صرف تین سو ساٹھ ہی خدا مان کر مشرک ہوئے تھے

مگر مسلمان لاتعداد بے شمار انبیاء و مرسلین اور فرشتوں کو مان کر ان پر ایمان
لاکر مشرکین سے ہزار درجے بڑے مشرک ہوئے۔ پھر آدم علیہ السلام کے
زمانے سے لے کر اب تک ایک مسلمان ایسا نہ ملے گا جو کسی نبی کسی رسول کسی
فرشتے کو نہ مانتا ہو اور اگر ملے گا بھی تو وہ بحکم شرع مسلمان نہ ہوگا۔ کیوں کہ
انبیاء و مرسلین و ملائکہ کا ماننا ان پر ایمان لانا جز و ایمان ہے اور ان میں سے کسی
ایک کا انکار کفر وارتداد ہے۔ مگر اسمٰعیل دہلوی اور مودودی کے نزدیک ان کو
ماننا، ان کو خدا بنالینا اور شرک ہے۔ تو ان دونوں اور ان کے ماننے والے
وہابیوں دیو بندیوں کے نزدیک آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک جتنے
مسلمان ہوئے سب کے سب مشرک اور مشرک سے ہزار درجہ ڈبل مشرک
ہوئے اور مسلمان صرف ابلیس ہوا (معاذ اللہ)۔ کیوں کہ وہی کسی نبی یا ولی کو
نہیں مانتا۔ اب معلوم ہوا کہ ان لوگوں کی تعلیم اسلامی تعلیم نہیں ہے بلکہ
شیطانی وابلیسی تعلیم ہے جسے مکاری وعیاری سے اسلامی تعلیم بتا رہے ہیں اور
یہ بھی معلوم ہوا ان کی جماعت اسلامی جماعت نہیں ہے بلکہ وہ ابلیسی وشیطانی
جماعت ہے جسے مکر وفریب سے اسلامی جماعت بتایا جارہا ہے۔

مسلمان ایمان وانصاف سے کہیں کیا یہی حکم خدا ہے؟ کیا یہی حکم شریعت ہے
کہ تمام مسلمانوں کو کافر کہا جائے اور پھر قرآن عظیم میں بھی تو انبیاء و مرسلین و
ملائکہ کو ماننے کا حکم دیا گیا ہے تو پھر قرآن عظیم بھی شرک مٹانے والا نہ ہوا۔
(معاذ اللہ)۔ بلکہ شرک پھیلانے والا ہوا۔ تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ

والسلام کو حکم ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے نبی پر ایمان لائیں۔ چنانچہ قرآن عظیم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"امن الرسول بما انزل الیه من ربه والمؤمنون ۰ کل امن باللّٰه وملائکته وکتبه ورسله"

"رسول ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اترا اور ایمان والے سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اسکی کتابوں اور اس کے رسولوں کو"

مودودی اور دہلوی کے نزدیک کسی نبی کو ماننا خدا بنالینا اور شرک ہے تو اب نبیوں اور رسولوں میں کون مسلمان رہا؟ کیا یہ حضرات شرک کی تعلیم دینے کے لئے دنیا میں بھیجے گئے تھے؟ اور پھر ان حضرات کو بھیجنے والا اور ایک دوسرے کو ماننے کا حکم دینے والا خود اللہ تبارک وتعالیٰ ہے تو اب ان خلفائے ابلیس کے نزدیک خدا بھی مشرک ہوا؟ کہ اس نے شرک کا حکم دیا اور شرک کا حکم دینے والا بحکم شریعت مشرک ہے۔ چلئے چھٹی ہوئی، نہ ایمان رہا نہ اسلام، نہ رسول نہ قرآن۔ یہ ہے امریکہ کی ایجنٹی اور برطانیہ کی غلامی اور اسلام و مسلمین سے غداری اور ابلیس کی نمک خواری کہ سارے نظام ملت اسلامیہ ہی کو درہم و برہم کر کے رکھدیا۔ اور ہمارے بے پڑھے بھائی خدا جانے ان غداران اسلام و مسلمین و گستاخان بارگاہ انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کو کیا سے کیا سمجھ رہے ہیں۔

دیوبندیوں مودودیوں کے نزدیک ابلیس کا مرتبہ

مودودی اور دہلوی کے طور پر اللہ کی ساری مخلوق میں صرف ایک مسلمان نظر آتا ہے جو ان لوگوں کی پیش کی ہوئی توحید پر پورا پورا عامل ہے اور وہ ہے ابلیس۔ اس نے ہمیشہ انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام اور شہداء، صالحین، غوث، قطب، ابدال، اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے عداوت رکھی اور ان کو کبھی نہیں مانا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے کہنے سے بھی نہیں مانا۔ لعنت کا طوق گلے میں ڈالنا منظور حکم خداوندی سے سرتابی مقبول مگر نبی کو سجدہ کرنا ہرگز منظور نہیں بس یہی ایک ابلیس دیوبندیوں، وہابیوں، تبلیغیوں، مودودیوں کے نزدیک سچا پکا مسلمان ہے باقی رہے اللہ ورسول وفرشتے واولیاء ومؤمنین تو یہ سب کے سب مشرک ہیں۔ کیوں کہ کسی نے انبیاء ومرسلین وملائکہ کو ماننے کا حکم دیا اور کسی نے مانا۔ لہذا سب کے سب مشرک۔ اسی وجہ سے دیوبندی لوگ ابلیس کی تعریف وتوصیف کے گیت خوب گاتے ہیں ملاحظہ ہو، مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اپنی منحوس کتاب براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ میں لکھتے ہیں۔

"الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کونسی نص قطعی ہے۔ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے"

اس عبارت ملعونہ میں صاف طور پر ابلیس اور ملک الموت کے لئے علم وسیع یعنی بہت زائد علم مانا اور حضور اکرم ﷺ کے لئے وسیع علم ماننے کو شرک ٹھہرایا، یعنی گنگوہی وانبیٹھوی کے دھرم میں شیطان اور ملک الموت کے واسطے جو شخص زیادہ علم مانے تو وہ مسلمان ہے اور اس کا یہ عقیدہ قرآن وحدیث کے مطابق ہے لیکن رسول اللہ ﷺ کے لئے جو شخص زیادہ علم مانے وہ کافر و مشرک ہے۔ اور ایسا بے ایمان ہے کہ اس میں ایمان کا کوئی حصہ نہیں، اور اس کا یہ عقیدہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔ اور جس وسعت علم کو شیطان کے لئے ثابت مانا اور اس پر نص ہونا بیان کیا ، اسی کو نبی کریم ﷺ کے لئے شرک بتایا تو شیطان کو خدا کا شریک مانا اور اس کے شریک الٰہی ہونے کو آیت و حدیث سے ثابت جانا۔ معاذ اللہ منہ

مسائل ضروریہ دینیہ میں سے ہے کہ جو شخص کسی مخلوق کے علم کو حضور اکرم ﷺ کے علم سے زیادہ مانے وہ کافر و مرتد ہے ''نسیم الریاض'' میں علامہ خفاجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ''من قال فل من اعلم عنه صلى الله تعالىٰ عليه واله وسلم فقد سبه و حكمه حكم الساب من دون فرق ۔'' یعنی جو شخص کسی مخلوق کو حضور اکرم ﷺ سے زیادہ علم والا کہے تو بے شک اس نے حضور کو گالی دی اور اس کا حکم بعینہ گالی دینے والے کا حکم ہے یعنی وہ مرتد وکافر ہے۔

دربار الوہیت وبارگاہ رسالت میں شدید گستاخی

اسمٰعیل دہلوی ''تقویۃ الایمان'' صفحہ ۱۱ سطر ۱۸ میں لکھتا ہے۔

''جتنے پیغمبر آئے سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے کہ اللہ کو مانے اس کے سوا کسی کو نہ مانے''

اس کے معنٰی یہ ہوئے کہ صرف اللہ ہی کو مانے اور کسی نبی کسی رسول کسی فرشتے کسی شہید کسی صالح کسی عالم دین کو ہرگز نہ مانے۔ یہ حکم صراحۃً حکم قرآنی کے خلاف ہے ابھی اوپر آیۂ کریمہ تلاوت کی جا چکی ہے۔ امن الرسول الخ اور اس کے مثل اور کثیر آیات کریمہ میں یہی بتایا گیا کہ تمام انبیاء ومرسلین علیہم السلام پر ایمان لاؤ۔ اور ایمان لانے کے اعتبار سے ان میں کچھ فرق نہ کرو ۔ تمام فرشتوں پر ایمان لاؤ، شہداء، صالحین، اولیاء کو مانو اور انہیں کے راستے پر سلوک (چلنا) طلب کرو۔ انبیاء علیہم السلام نے یہ احکام خداوندی پہنچائے اور ضرور پہنچائے اور انھوں نے ان احکام خداوندی میں کوئی ردوبدل نہیں کیا ۔ بلکہ امانت داری کے ساتھ منصب نبوت ورسالت کا حق ادا کیا۔ مگر مردک دہلوی امام الوہابیہ کہتا ہے کہ انہیں صرف خدا کو ماننے اور کسی کو نہ ماننے کا حکم ملا تھا۔ ایسا کہنا تمام انبیاء ومرسلین علیہم السلام پر افترائے خالص اور بہتان صریح ہے۔ اور اگر اسمٰعیل دہلوی سچا ہے تو اس کے قول کی بناء پر انبیاء ومرسلین علیہم السلام کی تبلیغ رسالت ونبوت ناقص ہے۔ اور انھوں نے امانت داری کے خلاف کیا کہ حکم خدا کچھ تھا اور انھوں نے پہنچایا کچھ اور پھر مردک دہلوی نے ا

ن حضرات عالیات کو حکم خداوندی سے نافرمانی اور سرتابی کرنے والا بھی بتادیا کہ بقول دہلوی خدا تو حکم دیتا ہے کہ کوئی شخص خدا کے سوا کسی کو نہ مانے مگر سب نبیوں اور رسولوں نے اس حکم کو ماننے سے انکار کردیا۔ اور اس حکم خداوندی کو توڑ مروڑ کر یوں بنادیا کہ تمام انبیاؤ مرسلین ایک دوسرے کی نبوت کو مانیں، فرشتوں کو مانیں، اولیاء، علماء، شہداء، صلحاء کو مانیں۔ عام مومنین کو حکم دیا کہ وہ بھی ان پر ایمان لائیں۔ اسمٰعیل دہلوی کے قول کی بناء پر لازم آیا کہ انبیاء ومرسلین نے خدا کا حکم ماننا تو درکنار حکم خداوندی کے ساتھ علم بغاوت بلند کیا۔ معاذاللہ منہ یہ انبیاء ومرسلین کی شدید توہین اور گستاخی ہے۔ انھوں نے حکم الٰہی میں ہرگز تحریف وخیانت سے کام نہیں لیا انھوں نے ہرگز حکم خدا کے خلاف نہیں کیا جو اس کا قائل ومعتقد ہو وہ منافق ہے مرتد ہے۔ انھوں نے نبوت ورسالت کا امانت دارانہ معصومانہ حق ادا کیا علاوہ بریں امام الوہابیہ کے قول کی بناء پر قرآن بھی خدا کا کلام نہ رہا بلکہ قرآن انبیائے کرام کے ردوبدل کا ایک مجموعہ ہوگیا۔ معاذاللہ منہ۔ اسمٰعیل دہلوی مفتری کذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ پر بھی جیتا جاگتا بہتان باندھ دیا کہ اس نے اپنے رسولوں اور نبیوں کو یہی حکم دیا کہ صرف خدا کو مانے اور اس کے سوا کسی کو نہ مانے یہ ہے اسلامی جماعت یہ ہے تبلیغی جماعت یہ ہے وہابیت ودیوبندیت لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم خدا کی ہزار در ہزار لعنت ایسے ناپاک مذہب پر۔

مسلمانو! ضد اور نفسانیت سے کام نہ لو اور انصاف سے دیکھو کہ کس دھرم کی پیروی کر کے اپنے ایمان برباد کررہے ہو۔ یہ مودودی واسمٰعیل دہلوی کا اللہ عزوجل اور اسکے رسول محمد مصطفےٰ بلکہ تمام انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام پر کذب بیانی وافتراء پردازی و بہتان ترازی کا صریح ناپاک الزام ہے اور اللہ ورسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و الہ وسلم پر کذب وافتراء باندھنے اور مخالفت کرنے والوں کے متعلق قرآن عظیم فرماتا ہے۔ اس مضمون پر آیات واحادیث تو بہت ہیں مگر اس وقت سردست چند آیات واحادیث ملاحظہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"والذین کذبوا بایٰتنا واستکبروا منہا اولئک اصحٰب النار ھم فیہا خالدون ۰ فمن اظلم ممن افترٰی علی اللہ کذبا او کذب بایٰتہ ؕ"	"اور جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور ان کے مقابل تکبر کیا وہ جہنمی ہیں انھیں اس میں ہمیشہ رہنا ہے۔ تو اس سے بڑھ کر ظالم کون؟ جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا اور اس کی آیتیں جھٹلائیں۔"

اور فرماتا ہے عزوجل۔

"فمن اظلم ممن افترىٰ على الله كذبا ليضل الناس بغير علم ان الله لايهدى القوم الظلمين ۰"	"تو اس سے بڑھ کر ظالم کون؟ جو اللہ پر جھوٹ باندھے تا کہ لوگوں کو اپنی جہالت سے گمراہ کرے۔ بے شک اللہ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا۔"

اور فرماتا ہے جل جلالہ۔

"ومن يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدىٰ و يتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولىٰ و نصله جهنم و سائت مصيراً ۰"	"اور جو رسول کے خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کے راستے سے جدا چلے، ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں ڈال دیں گے اور وہ کیا ہی بری جگہ ہے پلٹنے کی"

حدیث شریف میں ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔

"من كذب على متعمداً فليتبؤا مقعده من النار۔"	"یعنی جو مجھ پر قصداً جھوٹ باندھے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے"

ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور ابن ماجہ نے ابن مسعود و جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۳۔ عمر بن شعیب اپنے والد وہ اپنے دادا سے روایت بیان کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ

رسول اللہ ﷺ نے ایک قوم کو سنا کہ یہ لوگ قرآن عظیم کے بعض کو بعض سے رد کرتے ہیں تو فرمایا۔

"انما هلك من كان قبلكم بهذا ضربوا كتاب الله بعضه ببعض وانما نزل كتاب الله يصدق بعضه بعضا فلاتكذبوا بعضه ببعض فما علمتم منه فقولوا وما جهلتم فكلوه الىٰ عالمه"	"اس وجہ سے تم سے پہلے کے لوگ ہلاک ہوئے کہ انھوں نے کتاب اللہ کے بعض کو بعض دوسرے پر مارا اور کتاب اللہ تو اس طرح نازل ہوئی ہے کہ اس کا بعض دوسرے بعض کی تصدیق کرتا ہے۔ تو تم کتاب اللہ کے بعض کو دوسرے بعض سے مت جھٹلاؤ۔ اگر تمھیں کتاب کا علم ہے تو بیان کرو اور اگر نہیں جانتے ہو تو اس کو اس کے جاننے والوں کی طرف سونپ دو۔ (رواہ احمد و ابن ماجہ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۵)

جماعت اسلامی بقول خود کافروں مرتدوں کی جماعت ہے

جماعت اسلامی والے ابوالاعلیٰ مودودی کو مانتے ہیں یا نہیں؟ خود ابوالاعلیٰ مودودی امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی و سید احمد تکیوی وضال و مضل ابن تیمیہ و ابن قیم و اشرف علی تھانوی و رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبیٹھوی وغیرہ گمراہوں، کافروں، مرتدوں کو مانتا ہے یا نہیں؟ اس کا جواب ظاہر ہے کہ

سارے جماعت اسلامی والے ابوالاعلیٰ مودودی کو مانتے ہیں۔ انبیاء، اولیاء
غوث، قطب، ابدال کو ماننا بقول مودودی ان کو خدا بنالینا ہوگیا اور بقول
اسمٰعیل دہلوی شرک ہوا۔ تو اب سارے کے سارے جماعت اسلامی والے
مودودی کو مان کر اس کو خدا بنانے والے اور بقول دہلوی مشرک کیوں نہ
ہوئے؟ کیوں کہ ان لوگوں کے نزدیک تو کسی کو ماننا خدا بنالینا ہے۔ تو اب
انھیں لوگوں کے قول سے سارے کے سارے جماعت اسلامی والے مشرک
اور ابوالاعلیٰ کو خدا ماننے والے ہوئے اور مودودی بھی کھلا مشرک اور کافر ہوا
کیوں کہ یہ لوگ بھی کم از کم اپنے گمراہ ضال مضل کافر مرتد مولویوں کو مانتے
ہیں۔ لہذا سب کے سب کافر مرتد اور جن کو مانتے ہیں ان کو خدا بنالینے والے
ہوگئے۔ مانتے ہم بھی ہیں اور وہابی، دیوبندی، مودودی، تبلیغی بھی مانتے ہیں
مگر اللہ تبارک وتعالیٰ کی تقسیم کے قربان جایئے کہ اس نے ہم سنیوں کے حصے
میں انبیاء و مرسلین، صدیقین، صالحین، اولیاء، غوث، قطب، ابدال عطا
فرمائے۔ اور وہابیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں، تبلیغیوں، مودودیوں کے حصے
میں کفار، مرتدین باغیان مسلمین، غداران اسلام دیئے۔ ہم اس تقسیم خدا
وندی پر راضی ہیں۔ الحمد لله على ذالك ۔ اس میں ہمارا کیا قصور ہے یہ
اپنی اپنی قسمت ہے تمہاری قسمت میں بدترین مخلوقات لکھے گئے اور ہم سنیوں
کی قسمت میں بہترین مخلوقات لکھے گئے۔

مسئلۂ قضاء وقدر کا انکار

یہی وجہ ہے کہ مودودی مسئلۂ قضاء و قدر بھی نہیں مانتا ہے۔ ملاحظہ ہو
مسئلۂ جبر وقدر صفحہ ۱۰۔

"ہر چند میرے نزدیک مسئلۂ قضاء و قدر جزو ایمان نہیں لیکن چونکہ قرآنی آیات میں بقول
معترضین بظاہر قضاء و قدر آتا ہے۔ اس لئے اس پر غور کرنا ضروری ہے" (۱)

یہ کھلی ہوئی قرآن عظیم اور کلمہ طیبہ سے بغاوت اور غداری ہے۔
قرآن عظیم میں ہے۔ "یفعل مایشاء ویحکم مایرید ۔" اللہ تعالیٰ جو چاہتا
ہے کرتا ہے اور جو ارادہ کرتا ہے حکم دیتا ہے۔ کلمہ طیبہ ابھی ابھی آپ اوپر
ملاحظہ فرما چکے۔ اس کا ایک جملہ ہے کہ" والقدر خیرہ و شرہ من اللہ
تعالیٰ" "یعنی ایمان لایا میں اس بات پر کہ خیر وشر سب اسی کی جانب سے ہے
۔ مودودی کا اس پر ایمان نہیں کیوں کہ وہ ابھی اس پر غور کر رہا ہے تو ظاہر ہے
کہ کلمہ پر ایمان نہیں ہوا۔ اور جب کلمہ پر ایمان نہیں اور آیت کریمہ کا منکر ہے
تو پکا کافر، کٹا مرتد اور اس مرتد کو اس کے ارتداد پر اطلاع پانے کے بعد بھی
مسلمان ماننے والے مرتد۔ والعیاذ باللہ العزیز الاحد ۔

کیوں مسلمانو! کیا اب بھی اپنی آنکھیں نہیں کھولو گے؟ کیا اب بھی اس
مرتد کے پیچھے ہی لگے رہو گے؟ مسئلۂ قضاء و قدر کی حدیثیں بہت ہیں صرف
بخوف طوالت روک لی گئیں، اگر ضرورت پڑی تو وہ بھی پیش کر دی جائیں گی

اور محدثین ومفسرین وفقہاء کے اقوال اس مضمون پر اس قدر کثیر ہیں کہ ان سب کو ایک جگہ بیان کرنے کے لئے ایک بڑا دفتر چاہئے۔
مسلمانوں ہوش میں آؤ اور دوست و دشمن کو پہچانو۔ اور غور کرو کہ کہیں تم مودودی کی محبت میں جہنم کی تیاری تو نہیں کررہے ہو؟ اور دیکھو کہ کہیں ضد و نفسانیت کے ہاتھوں جہنم کے ایندھن تو نہیں بن رہے ہو۔ ابھی وقت ہے ابھی توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔

ابوالاعلیٰ مودودی کی وہابیت اور انبیاء اولیاء کی شان میں گستاخی

ابوالاعلیٰ مودودی اخبث ترین وہابی اور اس کی جماعت مضرترین وہابیوں کی جماعت ہے۔ اسمٰعیل دہلوی نے ''تقویۃ الایمان'' میں جو خباثتیں و اشگاف بکیں جن کو ہر ایماندار بنظر اول جان لیتا تھا، انھیں خباثتوں کو اس نے اپنی مکاری وعیاری کی شکر لپیٹ کر پیش کیا ہے۔ چنانچہ اس کا اقرار بھی پیش کیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو پیغام حق کا دیباچہ صفحہ ۵۔

''قرآن کی بنیادی اصطلاحیں مولانا کا ایک بڑا کارنامہ ہے۔ شرک کے رد اور توحید کی تائید میں حضرت مولانا اسمٰعیل شہید کی کتاب ''تقویۃ الایمان'' سے زیادہ سائنٹی فک بہتر کتاب میرے دیکھنے میں نہیں آئی تھی۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے شرک کے استیصال اور توحید کی حمایت وتوضیح میں یہ کتاب لکھ کر اسلامی دنیا پر ایک عظیم الشان احسان کیا ہے۔ جس چیز کو مولانا شاہ اسمٰعیل شہید نے ایک طرح بیان کیا تھا۔ اسی کو مولانا (مودودی) نے اپنے مخصوص انداز اور بالکل انوکھے انداز سے بیان کرکے مبلغین اسلام کی صف میں اپنے لئے ایک ممتاز مقام بنالیا ہے''

مضمون میں اس بات کا صاف اقرار ہے کہ جن کفریات وضلالات وخباثات کو امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی نے ''تقویۃ الایمان'' میں انتہائی گستاخانہ اور بے باکانہ طور پر پیش کیا تھا اور لوگوں کو گمراہ کرنا چاہا تھا، انھیں گندے گندے اور نجس عقیدوں کو مودودی نے اپنے چکنے چپڑے مکارانہ انداز کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اسمٰعیل دہلوی نے ''تقویۃ الایمان'' صفحہ ۱۱ پر لکھا۔

''ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ اور پھر صفحہ ۱۹ پر لکھا۔ ''سب بندے بڑے چھوٹے برابر ہیں عاجز اور بے اختیار'' اور پھر لکھا ''سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر ہیں اور نادان'' پھر صفحہ ۳۲ پر لکھا ''جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں'' پھر صفحہ ۴۴ پر لکھا۔ ''اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ہیں''

ان سب عبارتوں کا صاف صریح مطلب یہی ہوتا ہے۔ کہ تمام انبیاء اور اولیاء دوسری مخلوق کی طرح یکساں عاجز اور نادان ہیں۔ وہابیوں اور دیوبندیوں اور تبلیغیوں کا یہی عقیدہ ہے۔ اور ابوالاعلیٰ مودودی بھی یہی کہتا ہے۔ ملاحظہ ہو ''دستور جماعت اسلامی'' صفحہ ۲۔

''خدا کی سلطنت میں درحقیقت سب بے اختیار رعیت ہیں، خواہ وہ فرشتے ہوں یا انبیاء یا اولیاء''

دیکھا آپ نے طابق النعل بالنعل۔ جس چیز کو اسمٰعیل دہلوی نے نہایت بد تمیزی اور گستاخانہ طور پر بیان کیا تھا۔ اسی کو ابوالاعلیٰ مودودی نے اپنے مخصوص اور انوکھے انداز میں بیان کیا ہے۔ بحکم شریعت محمدیہ مخلوقات میں

سب سے بدتر کفار و مشرکین ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
"ان الذین کفروا من اهل الکتاب والمشرکین فی نار جهنم خالدین فیها اولٓئك هم شرالبریه۔" "بے شک جتنے کافر کتابی اور مشرک ہیں۔ سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں۔
نیز شریعت مطہرہ کے حکم سے ساری مخلوقات میں سب سے زیادہ معزز اہل ایمان و عمل صالح ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔
"ان الذین امنوا وعملو الصلحت اولئك هم خیرالبریه۔" بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہی تمام مخلوقات میں بہتر ہیں۔
ان دونوں آیاتِ کریمہ سے ثابت ہوا کہ خدا کے نزدیک کفار و مشرکین بد ترین مخلوقات ہیں۔ اور مؤمنین، صالحین بہترین مخلوقات ہیں۔ مگر امام الوہابیہ کہتا ہے کہ چمار سے بھی زیاہ ذلیل ہیں۔ مذکورۃ الصدر عبارتوں میں امام الوہابیہ نے قرآن عظیم کو جھٹلا دیا اور قرآن عظیم کو جھٹلانے والا کافر ہے۔
آیات مذکورہ سے خدا کے نزدیک عام مؤمنین کی عزت و منزلت ظاہر ہوتی ہے۔ پھر اولیاء کرام، غوث، قطب، ابدال، اور شہداء وصدیقین کی عزت ووجاہت کا کیا پوچھنا پھر انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مراتب عظیمہ کا کیا پوچھنا پھر سید الانبیاء والمرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم وتوقیر وعزت

ووجاہت کا کیا پوچھنا؟ مگر اسمٰعیل دہلوی امام الوہابیہ سب کو چمار سے زیادہ ذلیل، چوہڑے چمار، ذرۂ ناچیز سے کمتر وغیرہ بکواس کر کے کتنا ڈبل کافر مرتد ہوا؟ اور مودودی بھی یہی کہہ رہا ہے اور امام الوہابیہ کو امام و مجدد بھی مان رہا ہے۔ تو امام الوہابیہ سے بھی ڈبل کافر و مرتد ہوا یا نہیں؟ کیا کافر مرتد کو امام اور دین کا مجدد ماننے والا مسلمان ہو سکتا ہے؟۔ اسمٰعیل دہلوی اور ابوالاعلیٰ مودودی دونوں کی عبارتیں مع صفحہ اوپر مذکور ہو چکیں۔ جن کا مطلب یہ ہے کہ سب انبیاء واولیاء وصدیقین، صالحین اور کفار ومشرکین سب برابر ہیں، سب یکساں عاجز اور بے خبر ہیں، سب بے اختیار ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
" ولو انهم رضوا ما اٰتٰهم اللّٰه ورسوله وقالوا حسبنا اللّٰه سیؤتینا الله من فضله ورسولهٗ۔" "کیا اچھا ہوتا اگر وہ راضی ہوتے اس پر جو انھیں اللہ اور اللہ کے رسول نے عطا بخشی اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے۔ اب ہمیں دیتا ہے اللہ اور اللہ کا رسول اپنے فضل سے۔"
اور اللہ تعالیٰ قرآن عظیم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ارشاد بیان فرماتا ہے
۔"ابری الاکمه والابرص واحی الموتی باذن الله ۔"۔ "یعنی میں اچھا کرتا ہوں مادرزاد اندھے اور برص والے کو اور میں زندہ کرتا ہوں مردے کو اللہ کے حکم سے۔" کیا محتاج اور محتاج کو غنی کرنے والے کیا حاجت والے اور جس سے امید وار رہنے کا حکم ہے کہ اب ہمیں عطا فرمائیں گے، کیا مادرزاد

اندھا اور جو اسے آنکھ والا بینا کردے کیا برص والا اور جو اسے اچھا کردے، کیا
مردہ اور جو اسے زندہ کردے سب یکساں عاجز اور بے اختیار ہیں؟ اگر نرے
عاجز بے اختیار بھی یہ کام کرسکتے ہیں تو اول یہ کہ محتاج، بیمار، مردے
، اندھے خود ہی کیوں نہ غنی، تندرست، زندہ، بینا ہوجاتے۔ یہ بھی تو بقول
مودودی ان کے برابر ہی ہیں، دوسرے یہ کہ تم خود بھی ان کے برابر کے ہو کہ
بندوں سے باہر نہیں۔ انھوں نے مردے جلائے تم ایک بال اکھیڑ کر جمادو؟
اور اگر کہو کہ ان کو یہ اختیار اللہ نے دیا تو پہلی بات یہ ہے کہ امام الوہابیہ اسمٰعیل
دہلوی یہ شاخسانہ مانتا ہی نہیں۔ ''تقویۃ الایمان'' صفحہ ۸ میں ہے۔

''خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے، خواہ یہ سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی
قدرت بخشی ہر طرح۔'' شرک ثابت ہوتا ہے۔''

دوسری بات یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے انھیں اختیار دیا اوروں کو
نہ دیا تو دونوں برابر بے اختیار کیسے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کا دینا بھی بیکار ہوگیا؟
کوئی اندھے سے اندھا بھی بادشاہ، مالک، خازن اور ایک بھیک مانگنے
والے کو نہ کہے گا کہ دونوں عاجز اور بے اختیار ہیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ
وہابی، دیوبندی تبلیغی، مودودی ایمان کی دولت سے خالی اور دل کے مادر
زاد اندھے ہیں۔ انھیں نہ رسول کریم نے ایمان کی دولت عطا فرمائی نہ
حضرت مسیح نے انھیں انکھیارا کیا، پھر وہ کیوں کر ان کو سب بڑے چھوٹے

بندوں کی طرح یکساں عاجز و بے اختیار نہ بتائیں؟

سنّی مسلمان بھائیو! انصاف کیا حضور خلیفۃ الاعظم ﷺ کو ہر قلاش
بھیک منگے، نادار، مفلس، لولھے، لنگڑے، اپاہج کے برابر عاجز اور یکساں بے
اختیار بتانا مسلمانوں کا کام ہے ہوسکتا ہے؟ مسلمانو! خدارا انصاف کرو اور
دیکھو کہ کس بے دین کے پیچھے لگ رہے ہو؟ کچھ ہوش کرو۔

اسمٰعیل دہلوی قرآن عظیم کا مقابلہ کرتا ہے

انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام و اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بلکہ حضور
شہنشاہ دوعالم ﷺ کو سب چھوٹے بڑے بندوں کے برابر یکساں بے خبر
اور نادان کہہ دیا۔ مگر قرآن عظیم نے آفتاب نصف النہار سے زیادہ روشن طور
پر دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ سے ثابت فرمایا ہے کہ روز اول سے لے کر
روز آخر تک کے ذرے ذرے کا علم حضور اقدس ﷺ کو دیا گیا۔ تمام جہان
حضور اکرم کے پیش نظر ہے۔ دلوں کے خطروں سے آگاہ ہیں۔ اس مضمون پر
اگر قدرے تفصیل دیکھنا ہو تو فقیر حقیر غفرلہ کا مختصر رسالہ ''علم غیب'' کا مطالعہ
کیجئے۔ سر دست صرف چار آیتیں سنئے۔ (۱) اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

''علم الغیب فلا یظہر علیٰ غیبہٖ احداً ۰ الا من ارتضی من رسول''
یعنی اللہ غیب کا جاننے والا ہے تو وہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے
پسندیدہ رسول کے۔ (۲) اور اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔ و علمنہ من

لـدنـا عـلـمـاً۔ یعنی اور ہم نے خضر علیہ السلام کو اپنے خاص غیب کا علم
دیا۔ (۳) اور اللہ جل وعلا فرماتا ہے: ''وماھو علی الغیب بضنین'' یعنی
محمد ﷺ غیب کے بتانے میں بخیل نہیں (۴) اور جل مجدہ فرماتا ہے۔'' وما
کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبیٰ من رسولہ من
یشاء'' یعنی اور اللہ اس لئے نہیں کہ تم لوگوں کو غیب پر مطلع کردے ہاں اللہ
اپنے رسولوں میں چن لیتا ہے جسے چاہے۔ دیکھو اللہ عزوجل تو رسولوں اور
عام لوگوں میں فرق بتاتا ہے اور امام الوہابیہ کہتا ہے سب یکساں بے خبر ہیں
اور نادان۔ قرآن نے بتایا کہ فرق کے لئے اپنی ذات سے ہونا ضروری نہیں
اور نہ دبے بے دبے یکساں ہوسکیں۔ کیا ایک جاہل اجہل کہ الف کے نام
بے نہ جانتا ہو اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ معاذ اللہ برابر کے جاہل
ٹھہریں گے۔ کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم بھی ذاتی نہیں۔ غرض ہر
جگہ ابوالوہابیہ کو دو کام ہیں۔ ۱؎ قرآن کی تکذیب ۲؎ رسولوں کی توہین۔
واللہ لا یھدی القوم الظلمین ۰۔ سنّی مسلمان بھائیو! للہ انصاف! کیا
رسول اللہ ﷺ اور ہر جاہل کافر کو برابر کے نادان کہنا مسلمان کا کام ہوسکتا
ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اور جو کہے گا کیا وہ مسلمان رہ سکتا ہے؟ اور پھر
کیا نبی وغیر نبی، ولیٔ خدا وغیر ولی کو یکساں نادان اور برابر کے بے اختیار کہنا
قرآن عظیم کو جھٹلانا نہیں؟ اور قرآن عظیم کو جھٹلانے والا مسلمان ہوسکتا ہے؟
اگر یہی اسلام ہے تو کہنا پڑے گا کہ دنیا میں کوئی کافر نہیں۔

مودودی کا احادیث وقدیم تفاسیر وغیرہ اسلامی سرمایہ کے ساتھ سلوک

تمام بدمذہبوں، بے دینوں، کافروں، مرتدوں کا واحد مقصد صرف یہ ہے
کہ مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرکے مرتد، بیدین بنادیا جائے۔ قرآن
عظیم سے ان کو دور کردیا جائے اور سنّت رسول کی پیروی سے نفرت دلادی
جائے اور مسلمانوں کو کھلے ہوئے ارتداد و بد مذہبی کے دلدل میں پھنسا
یا جائے مگر کوئی بد مذہب یہ نہیں کہتا کہ قرآن چھوڑو۔ اتباع رسول سے منھ
موڑو بلکہ سب کے سب اپنے کفر وارتداد کو حکم قرآنی بتاتے ہیں۔ کھلی ہوئی
دہریت اور صریح الحاد کو اسلام کہتے ہیں۔ بیدینی کا نام دینداری ظاہر کرتے
ہیں۔ یہ کیوں؟ آخر کھلم کھلا روسی بالشویکوں کی طرح کیوں نہیں کہہ دیتے؟
کہ اسلام وایمان، دین وقرآن، رسول ورحمن جل جلالہ و ﷺ سب کو چھوڑ
کر کھلے ہوئے لامذہب دہریے ملحد زندیق بن جاؤ۔ اس کا جواب ادنیٰ تأمل
سے واضح ہوجاتا ہے کہ مولوی سے ڈرتے ہیں کہ کہیں مولوی کا جوتا سر پر نہ
گھومنے لگے۔ لہذا ہر بدمذہب و بے دین نے ہر کافر ومرتد نے مولوی کو
اپنے مقصد کے حصول میں سنگِ راہ جانا اور ضروری سمجھا کہ اس کانٹے کو
راستے سے ہٹایا جائے۔ مولوی کو سامنے سے ہٹائے بغیر کامیابی دشوار ہے۔

حکومت والوں نے بزور و جبر ہٹا دیا اور کھلے ہوئے قرآن و اسلام و رسول علیہ السلام کے مخالف ہو گئے۔ جیسے روس میں لینن و اسٹالن اور ترکی میں اتا ترک نے کیا۔ ان لوگوں نے مولوی کو سامنے سے ہٹا دیا کیوں کہ مولوی درحقیقت قرآن و اسلام واللہ و رسول کی عزت و عظمت کے لئے سپر کی جگہ کام آرہا تھا۔ جب مولوی ہٹا دئے گئے تو دنیا نے دیکھ لیا کہ ان لوگوں کو مولوی سے دشمنی نہیں تھی بلکہ قرآن و حدیث واللہ و رسول سے دشمنی تھی اور پھر انھوں نے کیا کیا گل کھلائے وہ دنیا سے پوشیدہ نہیں۔ مگر ہندوستانی کفار و مرتدین میں مولوی کو بزور حکومت ہٹانے کی طاقت نہیں تھی اس لئے انھوں نے دین و ایمان سے آزاد کچھ نام کے مولوی تلاش کئے جو مسلمانوں کو قرآن و حدیث کا نام لیکر گمراہ کریں۔ چنانچہ وہابی، دیوبندی، تبلیغی، مودودی، وغیرہ جماعتیں اسی مقصد کو کامیاب بنانے کے لئے وجود میں لائی گئی ہیں۔ اور دوسرا کام ان کا مولویوں کو بدنام کرنا ہے کہ جب مولوی بدنام ہو جائے گا تو اس کی تعلیم محدود ہو جائے گی اور بدمذہبوں بے دینوں کو اسلام و قرآن کے خلاف خوب بکواس کرنے کا موقع ملے گا۔

علم سے کورے ہمارے نادان مسلمان بھائیوں کو انھوں نے اپنا آلۂ کار بنا کر مولویوں کو بدنام کرنا شروع کیا۔ اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ وہ اس مقصد میں ایک حد تک کامیاب ہو گئے۔ اور اب حال یہ ہے کہ علماء اور مشائخ

کے خلاف عام تنفر کی ایک زہریلی فضا پیدا ہوگئی ہے جو مسلمانوں کو اپنی لپیٹ میں لیتی جا رہی ہے۔ جب تک علماء سے لگاؤ تھا۔ عوام اہل اسلام ہر بات کو علماء سے دریافت کر لیا کرتے تھے اور علماء اچھے برے کو قرآن و حدیث کی روشنی میں ظاہر کر دیتے تھے اس طرح بے دینوں کی دال گلنے نہیں پاتی تھی۔ مگر جب عوام مؤمنین کو علماء سے برگشتہ کر دیا گیا تو پھر کیا تھا میدان صاف ہو گیا جو کچھ بدمذہب بے دین لوگ کہتے ہیں اسی کو لوگ تسلیم کر لیتے ہیں۔ خود صاحب علم ہوتے تو اچھے برے میں تمیز کرتے۔ اس طرح فوج در فوج اور طبقہ در طبقہ غیر شعوری طور پر مسلمان اسلام سے خارج ہوتا گیا اور ہوتا جا رہا ہے کوئی وہابی بن رہا ہے، کوئی دیوبندیت اختیار کر رہا ہے، کسی کو قادیانی دھرم اچھا لگ رہا ہے، کسی کو مودودیت پسند آرہی ہے، کسی کو تبلیغی پارٹی اچھی لگ رہی ہے۔ غرض یہ کہ قرآن حدیث کا نام لے لے کر ایک طوفان برپا کر دیا گیا ہے، جو ختم ہونے کا نام نہیں لیتا۔ عوام مومنین تو علماء سے بدظن ہو ہی چکے تھے۔ ان کو بدمذہبی اور بے دینی سے کون بچاتا؟ یہ ایک مرتبہ علماء سے بھاگے تو علماء بھی ہزار مرتبہ ان سے بھاگے اس طرح تمام مرتد جماعتیں ترقی کرتی رہیں مگر ان مذہبی مناظروں مباحثوں سے تنگ آکر ایک سنجیدہ اور تعلیم یافتہ طبقہ کہتا تھا کہ سب کو چھوڑو، سب کو گولی مارو۔ ہم کسی ایک کی بات ماننے کو تیار نہیں۔ کیوں کہ ہر ایک قرآن و حدیث پیش کرتا ہے ہر ایک اپنے

آپ کو حق اور دوسرے کو باطل کہتا ہے ہمیں کیا معلوم کون حق پر ہے کون باطل
پر؟ ہم ان سب کو چھوڑ کر پانچ سو یا ہزار برس پیچھے کے مفسرین و محدثین و
محققین و مفکرین کو مانتے ہیں۔ انھوں نے اپنی تصنیفات میں جو کچھ لکھ دیا
ہے وہ حق ہے۔ کیوں کہ وہ علم و عمل کا زمانہ تھا۔ انھوں نے اسلام کا کوئی گوشہ
تشنہ نہیں رکھا ہے سب کچھ اپنی کتابوں میں لکھ دیا ہے۔ ان محققین و مفکرین
کے مذہب سے جس کا مذہب مطابقت کرے گا ہم اسی کو تسلیم کریں گے
۔ امریکہ کے ایجنٹ اسلام کے غدار ابوالاعلیٰ مودودی سے اسلامی سرمایہ اگلے
علماء و فقہاء کی تصانیف میں محفوظ و مامون نہ دیکھا جا سکا اور اپنے امریکی
خداؤں کے اشارہ پر ان ذخیروں کو بھی برباد کرنے کے درپے ہو گیا۔ اسے
اندیشہ ہوا کہ اگرچہ مسلمانوں کے ایک بہت بڑے طبقہ کو گمراہ بے دین تو بنا دیا
گیا ہے۔ مگر وہ غفلت میں پڑے ہیں اگر کبھی ہوش آ گیا اور مودودی ساحری
کا طلسم باطل ہوا اور جماعت اسلامی کا بھوت سر سے اترا تو ان کو سب کا سب
اسلامی ذخیرہ اگلے علماء کی تصانیف میں مل جائے گا لہٰذا امریکہ کے وفادار،
اسلام کے غدار ابوالاعلیٰ مودودی نے اپنے طوفان ارتداد کا رخ موڑ دیا اور
اپنے دام تزویر میں پھنسے ہوئے مسلمانوں کو انتہائے مکر و فریب کے ساتھ
سنانے لگا۔''

کہ اسلام میں ایک نشاۃ جدیدہ کی ضرورت ہے۔ پرانے اسلامی مفکرین و محققین کا سرمایہ اب کام نہیں

دے سکتا۔ دنیا اب بہت آگے بڑھ چکی ہے۔'' (تنقیحات صفحہ ۱۵) پھر کہتا ہے۔ ''قرآن وسنّت
اور رسول کی تعلیم سب پر مقدم ہے۔ مگر تفسیر و حدیث کے پرانے ذخیروں سے نہیں'' (تنقیحات صفحہ ۱۲۶)
پھر کہا۔ ''اسلامی قانون کی تعلیم ضروری ہے۔ مگر یہاں بھی پرانی کتابیں کام نہ آئیں گی (تنقیحات ۱۲۶)

کتنی عیاری و مکاری ہے کہ اسلام کا نام قرآن و سنّت کی تعلیم اسلامی قانون کا
ضروری ہونا بھی کہتا ہے اور ساتھ ساتھ اسلامی محققین و مفکرین تفسیر و حدیث
کے پرانے ذخیروں پرانی کتابوں کا بھی انکار کرتا جاتا ہے۔ سنت رسول کی
تعلیم ضروری ہے۔ مگر حدیث کے پرانے ذخیرے سے نہیں۔ سنت رسول
حدیث ہی کے پرانے ذخیروں سے معلوم ہو سکتی ہے اور بغیر اس کے سنّت
رسول پر عمل ہی ناممکن ہے۔ کوئی اس مرتد سے پوچھے کہ جب تو سنت رسول
حدیث کے پرانے ذخیروں سے نہیں حاصل کرے گا تو پھر تجھے کہاں سے
معلوم ہوگا کہ فلاں فلاں کام سنت رسول ہے؟ کیا تیرے اوپر ابلیس کی وحی
آئے گی؟ یا تیرے امریکہ کے معبودان باطل القاء کریں گے کہ فلاں کام
سنّت رسول ہے۔ مسلمانوں کے ڈر سے کھلم کھلا امریکہ کا نمک خوار یہ بکواس
نہ کر سکا کہ اسلام مٹا دو، سنت رسول ختم کر دو، اسلامی تعلیم برباد کر دو، اور کھلے
ہوئے مرتد بے دین بن جاؤ۔ مگر اسی بات کو گھما پھرا کر اس طرح کہتا ہے کہ
پرانے اسلامی مفکرین و محققین کا سرمایہ اب کام نہیں دے سکتا۔ حدیث و تفسیر
کے پرانے ذخیروں کی ضرورت نہیں، پرانی کتابیں کام نہ آئیں گی۔ بات
ایک ہی ہوئی فرق صرف اتنا ہے کہ مسلمانوں کو حلوے میں زہر دیا جا رہا ہے

اورامریکہ کی ایجنٹی کا حق ادا کیا جارہا ہے۔انہیں کتابوں، تفسیروں، حدیثوں
میں اسلامی سرمایہ بلکہ اسلام کا پورا ذخیرہ محفوظ ہے جواب تک ہر بیدین ہر
بدمذہب کے دست برد سے بچا ہوا تھا۔امریکہ کے نمک خوار کی ادھر بھی نظر
پہنچ گئی۔اور ایسی مکاری وعیاری کی جارہی ہے کہ بے علم مسلمان خود اپنے ہی
ہاتھوں سے اپنا اسلامی سرمایہ، ایمانی ذخیرہ برباد وتباہ کرڈالیں۔اللہ مسلمانوں
کو ہوش دے۔

ابوالاعلیٰ مودودی امریکہ کا پٹھو ہے

تحریرات سابقہ کو دیکھنے کے بعد آپ حیران ہوں گے کہ ایک ایسا شخص جو
مکمل مجددیت کا خواب دیکھ رہا ہو جو قرآن فہمی کا اتنا بڑا مدعی ہو کہ اس کو تیرہ سو
برس پرانے محدثین ومفسرین کی تفسیروں تشریحوں کی کوئی ضرورت نہیں۔
محققین ومفکرین اسلام کی کتابیں اس کو سرے سے بے ضرورت نظر آرہی
ہوں، ایک ایسا شخص جو بزعم خود مسلمانوں کو تعلیمات اسلام سے روشناس کرانا
چاہتا ہو، ایسا شخص جس کو تیرہ سو برس کے پرانے علماء ومشائخ کے بالاتفاق
پیش کیئے ہوئے اسلامی مسائل ودلائل میں خامیاں نظر آتی ہوں، ایک ایسا
شخص جو قرآن عظیم کی تفسیر ایسی کررہا ہو کہ آج سے تیرہ سو برس تک کسی عالم
دین نے نہ کی ہو جو شخص ایسا اسلام پیش کررہا ہو۔جس کو اس پورے تیرہ سو
برس تک گزرے ہوئے علماء وفقہاء ومحدثین ومفکرین ومحققین میں اب تک

کسی نے نہیں سمجھا جو تمام علمائے امت میں صرف تنہا روح اسلام سمجھنے کا مدعی
ہوا۔اور امت مسلمہ کے تمام علماء ومشائخ کو سرے سے ناقابل ونالائق اور
روح اسلام جاننے سے عاری جان رہا ہو وہ یہ سب کیا بکواس کررہا ہے جو
سرے سے قرآن وحدیث ہی کے خلاف ہے۔ایسا اسلام پیش کررہا ہے جو
قرآن اور حدیث بلکہ اسلام کے رکن اول کلمۂ طیبہ ہی کے مخالف ہے۔
حیرت ہوگی کہ آخر مودودی ایسا کیوں کررہا ہے؟ میں آپ کی حیرت دور کردینا
چاہتا ہوں۔حقیقت یہ ہے کہ انگریزوں نے ہندی مسلمانوں کو تباہ وبرباد
کرنے کی بہت سی ترکیبیں کیں، کبھی قرآن پر اعتراض، کبھی رسول کریم پر
اعتراض، کبھی مسائل اسلام پر اعتراض۔مگر ہمیشہ ان کو ترکی بہ ترکی خشت کا
جواب سنگ اور اینٹ کا جواب پتھر برداشت کرنا پڑا۔جس کا ثبوت مولنا
مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف ہیں۔جب انگریزوں نے دیکھا کہ اس
طرح مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ نہیں کیا جاسکتا۔تو انھوں نے زیادہ سے
زیادہ تنخواہ دے کر دین فروش، غدارِ اسلام بندہ زر مولوی تلاش کیئے۔اور ان
کو اپنا مُکلّب (شکاری کتا) بنایا۔انگریزوں کے سب سے بڑے مُکلّب اور
ایجنٹ اسمٰعیل دہلوی اور سید احمد تکیوی ہیں۔جو ہندوستان سے مسلمانوں کی
سلطنت مٹاکر انگریزوں کی حکومت قائم کرنے میں اچھے معین ومددگار ثابت
ہوئے ان کے قتل کے بعد بہت سے دین فروش مولوی ان کی خلافت وجانشینی

کرتے رہے۔ قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی، اشرف علی
تھانوی، محمود حسن دیوبندی، محمد الیاس کاندھلوی، حسین احمد اجودھیاباشی،
حفظ الرحمٰن وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ انھیں میں ابوالاعلیٰ مودودی بھی
ہیں۔ جو امریکہ کے مکلب و معلم ہیں اور مسلمانوں کو عقائد اسلامیہ سے
ہٹانے اور ان کو تباہ و برباد کرنے کے لئے امریکہ کے ہاتھ میں تلوار کا کام
دے رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ مولٰنا اسد اللہ صاحب کی تالیف
''تاریخ اعیان وہابیہ'' صفحہ ۱۲۴۔ الخ روزنامہ اخبار قومی آواز لکھنؤ مورخہ ۲۲
نومبر ۱۹۵۳ء جلد نمبر ۸۔ شمارہ نمبر ۳۱۶ صفحہ ۲ کالم ۶ و ۷ میں ہے لاہور ۲۱ نومبر
۱۹۵۳ء پنجاب میں قادیانی دشمن کے متعلق تحقیقات کرنے والی عدالت کے
سامنے بیان دیتے ہوئے جرح کے جواب میں خواجہ نذیر احمد نے کہا کہ
میرے پاس یہ کہنے کے لئے کافی وجوہ ہیں کہ جماعت اسلامی کے لیڈر مولانا
(ابوالاعلیٰ) مودودی کو امریکہ سے امداد ملتی ہے جب عدالت نے گواہ سے
پوچھا کہ وہ امریکن ذرائع کون سے ہیں؟ جو مولانا (مودودی) کو امداد دیتے
ہیں۔ خواجہ نذیر احمد نے کہا کہ اگر میں اس تفصیل میں جاؤں تو پیچیدگی پیدا
ہو جائے گی''۔ دیکھا آپ نے یہ سب کے سب دین فروش انگریزوں وغیرہم
کے مکلبین اور غداران اسلام و مسلمین ہیں۔ اپنے آقاؤں کے مشوروں سے
اسلام و مسلمین کو آپس میں لڑا لڑا کر برباد کر رہے ہیں۔ انھوں نے مسلمانوں

کو تباہ و برباد اور ان کے دین وایمان، اسلام و قرآن کو ملیا میٹ کرنے کے
لئے امریکہ اور برطانیہ کی غلامی کا حق ادا کرنے کے لئے مختلف جال بچھا
رکھے ہیں تاکہ مسلمان کسی نہ کسی طرح ان جالوں میں سے کسی میں پھنس کر اپنا
دین وایمان برباد کر دے۔ کہیں وہابی کہیں دیوبندی کہیں غیر مقلد اور جب یہ
نام بدنام ہو گئے تو ان لوگوں نے اپنا نام بدل دیا اور اب انھوں نے اپنا نام
کہیں اسلامی جماعت رکھا اور کہیں الیاسی تبلیغی جماعت کہیں جمعیۃ العلماء
بہرحال یہ سب کے سب زر اور پیٹ کی لعنت کی خاطر اسلام و مسلمین کو ذبح
کرنے کے لئے دشمنان اسلام و مسلمین نصاریٰ و مشرکین کے آلۂ کار بنے
ہوئے ہیں۔ دشمنان اسلام و مسلمین اپنی جگہ خوش ہیں کہ ہمارے تنخواہ دار
ایجنٹ غلام اچھا کام کر رہے ہیں۔ خوب اسلام کو برباد و تباہ کر رہے ہیں۔
بڑے اچھے لوگ ہیں۔ ان کو حکومت میں بھی اچھے عہدے دیئے جا رہے
ہیں۔ زیادہ سے زیادہ روپئے بھی مل رہے ہیں۔ انھیں تنخواہیں بھی زیادہ سے
زیادہ گھر بیٹھ کر دی جارہی ہیں۔ ابھی ابھی مودودی کو امریکہ نے تین لاکھ
روپئے دیئے ہیں ملاحظہ ہو۔ روزنامہ اخبار آزاد بنگلور مورخہ جمعہ ۲۴ اگست
۱۹۵۶ء۔ ''انھیں بل بوتوں پر یہ لوگ اپنے معمولی معمولی کتابچے بھی کتنے
بہترین کاغذوں پر چھپواتے ہیں۔ کیوں کہ ان کو ہر طرح کی سہولت حاصل
ہے۔ ہمیں یہ سہولت کہاں نصیب! گویا ہندوستان کے مسلم پریس پر بھی انھیں

کا قبضہ ہے رسالے، اخبارات، روزنامے، سہ روزہ، ہفتہ وار، ماہوار وغیرہ سب پر انھیں کا تسلط ہے جو چاہتے ہیں لکھتے ہیں جو چاہتے ہیں چھاپتے ہیں نہ کسی کا ڈر نہ کسی کا خوف سیاں بھئے کوتوال اب ڈر کا ہے کا''۔ مسلمان کیا اب بھی ہوش میں نہ آئیں گے؟ کیا اب بھی خواب غفلت سے نہ چونکیں گے؟ کیا اب بھی دوست و دشمن کو نہ پہچانیں گے؟ کیا اب بھی دشمنوں کے مکروفریب کے جال میں پھنسے رہیں گے؟ اللہ! اسلام و مسلمین کی مدد فرما۔ اور مسلمانوں کی آنکھیں کھول دے تاکہ وہ حق و باطل میں تمیز کر سکیں تاکہ وہ تیرے محبوب کی عزت و عظمت کو پہچانیں تیرے اور تیرے محبوب کے دشمنوں سے دور رہیں اور تیرے دوستوں کے دامنوں سے وابستہ رہیں اور اسلام قدیم اور سنّت قدیم پر قائم رہیں۔

حکم شریعت مطہرہ

ابوالاعلیٰ مودودی نے بہت سے مسائل کا انکار کیا جو ضروریات دین میں داخل ہیں مثلاً ہر خیر و شر بحکم قضاو قدر ہونا، انبیاء و مرسلین و ملائکہ کو ماننا، انبیاء و مرسلین کا دوسرے انسانوں کی طرح یکساں عاجز و بے خبر نہ ہونا بلکہ حضرات انبیاء و مرسلین کا خدا کی سلطنت میں خدا کی عطا سے با اختیار ہونا وغیرہ وغیرہ یہ سب مسائل ضروریہ دینیہ ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کا انکار کفر و ارتداد ہے اور انکار کرنے والا کافر و مرتد۔ ابوالاعلیٰ مودودی نے اس سلسلے میں

کثیر آیات کریمہ کا بھی انکار کیا۔ لہذا وہ کافر و مرتد ہے اور اس کی جماعت کافروں مرتدوں کی جماعت ہے اور جو ان کے کفر و ارتداد میں شک کرے وہ بھی کافر مرتد ہے۔ مسلمانوں کو ان لوگوں سے بچنا اور ان کو اپنے سے دور رکھنا فرض ہے۔ ان سے میل جول، سلام کلام، شادی بیاہ حرام ہے۔ عام مسلمانوں کو ان کی کتابیں دیکھنا ان کی تقریریں سننا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

" فلا تقعد بعدالذکری مع القوم الظلمین ۰ اے سننے والے یاد آنے پر کافروں کے ساتھ مت بیٹھ اگر اب بھی ان کافروں مرتدوں کے ساتھ بیٹھے گا تو وہ بھی انھیں کی طرح ہے انکم اذاً مثلھم صاف فرمان خداوندی ہے۔

ابوالاعلیٰ مودودی کے کفریات و خباثات جدید تعلیم یافتہ نوجوانوں میں ایسی سرعت، تیزی کے ساتھ سرایت کرتے جارہے ہیں کہ دیو بندیوں، جمعیۃ العلمائیوں کو بھی اپنی شکم پری میں خطرہ نظر آنے لگا تو دیوبندی و جمعیۃ العلمائی بھی اس تحریک کو برداشت نہ کر سکے۔ حالانکہ یہ بھی کافروں مرتدوں کی جماعت ہے۔ ملاحظہ ہو۔ حسام الحرمین و الصوارم الھندیہ
ان لوگوں نے بھی مجبور ہو کر مودودی اور مودودیوں پر بدمذہب متبدع ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

دیوبندیوں اور جمعیۃ العلمائیوں کے نزدیک مودودی بدعقیدہ اور گمراہ ہے

حسین احمد اجودھیاباشی صدر جمعیۃ العلماء دہلی۔ ’’مودودیوں کا مسلک ہم احناف مقلدین امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف ہے بلکہ وہ جمہور اہلسنت والجماعت کے بھی خلاف ہے۔ ایسے امام کو برخاست کردینا ضروری ہے۔‘‘ مہدی حسن (مفتی دیوبند) ’’مودودی صاحب کے ہم خیال امام کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔‘‘ عبدالجبار خاں رامپوری۔ ’’یقیناً ایسے بدعقیدہ کی امامت ہرگز درست نہیں۔‘‘ سعید احمد (مفتی مظاہر العلوم سہارنپور) ’’یہ بات محقق ہوچکی کہ مودودیوں کا مسلک ہمارے مسلک کے خلاف ہے یہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں تو ان کو امام نہیں بنانا چاہئے۔‘‘ اعجاز علی امروہی احباو شیخ الاسلام المولیٰ السید حسین احمد فی ما اجاب وھو حق صریح لایخالفہ الا من میتیہ فی دادالضلال محمد میاں (ناظم جمعیۃ العلماء ہند) الجوب صحیح محمد ابراہیم، محمد عبدالجلیل، لیاقت علی رامپوری، ظہور احمد، فخر الحسن، محمد حامد علی خاں، غلام محی الدین، وجیہہ الدین احمد خاں مدرسہ عالیہ محمد وحید اللہ خاں۔

مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہابیوں، دیوبندیوں، جمعیۃ العلمائیوں جماعت اسلامی والے مودودیوں اور تبلیغی جماعت والوں کو کافر و مرتد جانیں اور ان سے دور بھاگیں جیسے شیر سے بھاگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہر بد مذہبی و بے دینی سے بچائے۔ آمین۔

مودودی مذہب کا اختلاف

حقانیت کا ایک معار اور کسوٹی یہ ہے کہ مسائل کے اندر آپس میں تضاد و تخالف نہ ہو۔ ایک مسئلہ دوسرے مسئلہ کی مخالفت نہ کرتا ہو اسی بنا پر قرآن عظیم نے فرمایا تھا کہ ’’لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیراً۔ اگر یہ قرآن غیر خدا کی جانب سے ہوتا تو ضرور تم اس کے اندر کثیر اختلاف پاتے۔ چوں کہ غیر اللہ کی جانب سے یہ قرآن نازل نہیں ہوا بلکہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل ہوا۔ اس لئے اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ بلکہ اس کے تمام مسائل ایک دوسرے کی تائید کرتے اور تقویت پہنچاتے ہیں۔ مودودی کے مذہب باطل کا ایک زبردست ثبوت یہ ہے کہ اس کے احکام و مسائل میں ایک دوسرے کا اختلاف موجود ہے۔ جس سے پتا چلتا ہے کہ مودودی دھرم سراسر باطل ہے۔ کیوں کہ اگر جماعت اسلامی کا وجود تائید حقانیت کے لئے عمل میں آیا ہوتا؟ تو اس میں بھی اختلاف نہ ہوتا۔ مودودی دھرم کی آپس میں مخالفت اور انبیاؑ و اولیاء کے ساتھ دشمنی ملاحظہ ہو۔ دستور جماعت اسلامی صفحہ ۵۔

’’خدا کی سلطنت میں درحقیقت سب بے اختیار رعیت ہیں خواہ وہ فرشتے ہوں یا انبیاء یا اولیاء‘‘

جس کے یہ معنیٰ ہوئے کہ سارے انسان اور فرشتے انبیاء و اولیاء بلکہ ساری مخلوق سب کے سب بے اختیار ہیں۔ ان میں سے کسی کو کچھ اختیار نہیں۔ اس پر سوال وارد ہوتا ہے کہ جب ساری مخلوق مجبور محض اور قطعی بے اختیار ہے تو پھر عذاب و ثواب حساب و کتاب سب باطل ہوا یا نہیں؟ یہ کھلم کھلا قرآن عظیم

کا انکار ہوا یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ والوزن یومئذ ن الحق یعنی اس
دن وزن اعمال حق ہے۔ اور فرماتا ہے۔ فاما من ثقلت موازینه فهو فی
عیشة الراضیة ، واما من خفت موازینه فامه هاویه ۔ تو جس کی تولیں
بھاری ہوئیں (اور وزن دار عمل یعنی نیکیاں زیادہ ہوئیں) تو وہ من مانتے
عیش میں اور جس کی تولیں ہلکی پڑیں وہ نیچا دکھانے والی گود میں ہے یعنی اس کا
مسکن آتش دوزخ ہے۔ ان آیات کریمہ کے علاوہ کثیر آیات ہیں جن میں
اعمال وایمان کے اعتبار سے جنتی ودوزخی بتایا گیا ہے۔ مودودی کے کہنے کے
مطابق یہ سب آیات کریمہ بیکار ہیں۔ کیوں کہ مخلوق جب مجبور اور بے اختیار
ہے تو اس سے حساب وکتاب اور عذاب وثواب کیسا؟ یہی فرقۂ جبریہ کا عقیدہ
تھا۔ جس کو رسول مقبول ﷺ نے خود بدولت فرمایا تھا کہ یہ لوگ امت کے
مجوس ہیں۔ اور پھر مودودی کی کمال خباثت اور انبیاء اولیاء کے ساتھ دشمنی
وعداوت ملاحظہ ہو کہ فرشتے انبیاء واولیاء سب کو بے اختیار رعیت بتادیا ہے۔
مگر جب رسالۂ جبر وقدر لکھنے کی باری آئی اور ثواب وعذاب وحساب وکتاب
اور جنت ودوزخ کا معاملہ سامنے آیا۔ اور وہاں انبیاء واولیاء کا نام نہیں تھا تو
مخلوق کے اختیارات کے خطبے سناتا ہے۔ ملاحظہ ہو رسالۂ مذکورہ ۱۴/۱۳

"فی الواقع ہم کو یہاں ایک محدود پیمانے پر کچھ اختیارات دیئے گئے ہیں اور ان اختیارات کے استعمال
میں ہم مناسب حد تک آزاد بھی رکھے گئے ہیں یہ آزادی حاصل کی ہوئی نہیں ہے۔ بلکہ دی ہوئی ہے
اسکی مقدار کتنی ہے؟ اس کے حدود کیا ہیں اور اس کی نوعیت کیا ہے۔ اس کا تعین مشکل بلکہ ناممکن ہے مگر
اس سے انکار نہیں ہوسکتا کہ یہ آزادی ہے ضرور"

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ ایک فقیر بے نوا سے لیکر بادشاہ ہفت
اقلیم تک ہر ایک کو اختیارات حاصل ہیں۔ جو خدا کے دیئے ہوئے ہیں اور یہ
اختیارات وتصرفات اتنے ہیں جو حد شمار بلکہ احاطۂ امکان سے بھی باہر ہیں۔
انھیں اختیارات کو ہم سنّی مسلمان تمام مخلوق سے زیادہ اولیاء اللہ کو اور ان سے
بھی زیادہ سید الانبیاء والمرسلین علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کو مانتے ہیں۔ مگر
مودودی چونکہ انبیاء واولیاء کا دشمن ہے۔ اس لئے اولیاء، انبیاء کو صاف طور پر
بے اختیار رعیت کہدیا۔ مگر جب مخلوق کے اختیارات شمار کرنے کا موقع آیا تو
ان اختیارات کے شمار ہی کو مشکل بلکہ ناممکن بنادیا۔ اور پھر جب ہم سنی
مسلمان حضور اکرم سید عالم ﷺ کے اختیارات یا اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ
عنہم کے تصرفات ساری مخلوق سے زیادہ ہیں کہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ
مختصر...... تو یہی مودودی شرک شرک کی بکواس کرنے لگتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ
بغیر کسی ثبوت علمی کے ان بزرگوں کی ولادت ووفات ظہور وغیاب کرامات و
خوارق اختیارات وتصرفات اور اللہ کے یہاں ان کے تقرب کی کیفیات کے
متعلق ایک پوری متھیا لوجی (واہیات وخرافات باتیں) تیار کر لی گئیں۔ جو
بت پرست، مشرکین کی متھیا لوجی سے ہر طرح لگا کھاسکتی ہے۔ اب کون اس
مردود سے پوچھے کہ جب تو اپنے اختیارات گناتا ہے تو ان کا شمار حد امکان
سے بھی باہر بتاتا ہے اور انبیاء وسید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اختیارات
وتصرفات کو متھیا لوجی بتاتا ہے۔ جن کا ثبوت قرآن عظیم واحادیث نبی کریم

سے ہے۔ مطلب صاف ظاہر ہے کہ مودودی کے نزدیک انبیاء واولیاء علیہم السلام ورضی اللہ عنہم سے بھی زیادہ اختیارات وتصرفات مخلوقات بلکہ مودودی کو خود حاصل ہیں۔ اتنے اختیارات انبیاء، اولیاء علیہم السلام ورضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی نہیں۔ یہ نبوت کا دعویٰ اور انبیاء واولیاء علیہم السلام ورضی اللہ عنہم کی سخت توہین ہے اور یہ صریح کفر وارتداد ہے۔

قطعہ

خوب ہے اشہر کتاب نعرۂ حقانیت
اس کے نعرہ سے تزلزل میں ہے قصر شیطانیت
پڑھ کے دل مومن کا کہہ اٹھتا ہے واہ!
سنیوں کے واسطے ہے یہ چراغ معرفت
اشہر پیلی بھیتی مورخہ جنوری ۵۸ء

بِسمُ اللّٰہِ الرحمٰن الرحِیم

مؤسّسہ مرأۃُ الدَّعوۃِ الاسلامیہ پیلی بھیت شریف

ایک مختصر تعارف

"زندگی جیسے گذاروگے گزر جائے گی"
کیوں نہ پھر دیں کی اشاعت میں گذاریں آؤ

عزیزانِ ملّت اسلامیہ! یہ پرآشوب وپرفتن دور کہ جس میں بہت سی گمنام و بیجان تحریکیں محض پریس وتحریری وسائل کے بل بوتے پر بدعت وضلالت اور جہالت وخرافات کے تاریک گڑھے میں صبح کو جنم لیتی ہیں اور دوپہر تک آگ و پانی کی طرح پھیل کر، کوہ ودمن، صحراؤ دریا، آبادی وویرانے اور اپنے وبیگانے کو لپیٹ میں لیکر جوان ہو جاتی ہیں، شام ہوتے ہوتے آبادیوں کے لئے ایک دردناک آزار بن جاتی ہیں۔ تو ان ہوشربا حالات میں ہم مسلمانانِ اہلسنت اگر ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے رہے تو صورتِ حال ایسا خطرناک رخ اختیار کر سکتی ہے کہ جس سے ہمارے دین وایمان کی سلامتی وبقا خطرے میں پڑ جائیگی۔

ان خطرات وشبہات کے سبب مذہب وملّت کا درد رکھنے والے مخیّر وغیّور حضرات نے قوم کی زبوں حالی کو دیکھ کر ۱۹۹۲ء میں ادارۂ ہٰذا کی بناڈالی تھی تقریباً دوسال اس نے بڑے خلوص وجذبے کے ساتھ اسلام وسنیت کی خدمات انجام دیں مگر افسوس کہ پھر کچھ ناقابل ذکر وجوہات کے سبب اسکا کام رک گیا لیکن پھر ۲۰۰۰ء میں بعض احباب ومخلصین اور اراکین ادارہ کے مشوروں پر اسکا قدیم نام

تبدیل کر کے جدید نام ''مؤسسۃ مرأۃُ الدعوۃِ الاسلامیہ پیلی بھیت شریف'' رکھ
کر مذہب اہلسنت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت وتبلیغ دین متین کا
کام شروع کر دیا گیا۔

الحمدللہ! جب سے اب تک کثیر کتب ورسائل واشتہار وپوسٹر اور پمفلٹ و
اسٹیکر ادارہ کی جانب سے شائع ہو کر مفت تقسیم ہو چکے ہیں یہ بہت ہی اہم اور دینی کا
م ہے، غیر مقلدیت ودیوبندیت اور قادیانیت ورافضیت وغیرہ فرقِ باطلہ حتیٰ کہ
سعودی نجدی حکومت کی طرف سے بھی عقائد حقّہ کو بگاڑنے والی کتب برابر جابجا
مفت تقسیم ہو رہی ہیں۔

کتنے افسوس کی بات ہے کہ یہ سعودی ونجدی حکومت ایک طرف تو بدمذہبی
وبدعقیدگی پر مشتمل گمراہ کن لٹریچر تقسیم کر کے بچارے عوام اہل اسلام کو جہنم اور اسکے
ابدی عذاب میں ڈھکیلنے کی خطرناک کوشش میں مصروف ہے اور دوسری طرف
ظالم امریکہ کی پٹھو وغلام بن کر مسلمانوں کا قتلِ عام کرا رہی ہے، بے قصور عراقی
عوام پر بمباری کرنے کے لئے عرب مقدس کی سرزمین کے استعمال کی اجازت
دیکر ان نجدی حکمرانوں نے اسلام ومسلمین کے ساتھ غدّاری اور امریکی شیطانوں
سے وفاداری کا ثبوت دے دیا ہے، سچ فرمایا ہے سرکار مفتیٔ اعظم نے

ترے حبیب کا پیارا چمن کیا برباد ☆ الٰہی نکلے یہ نجدی بلا مدینے سے

ہر سال لاکھوں کروڑوں ریال ان معمولات کو ناجائز وحرام، بدعت وضلالت اور کفر
وشرک قرار دینے پر خرچ ہو رہے ہیں جو صدیوں سے تمام عالم اسلام میں نہ صرف

رائج ہیں بلکہ دنیا بھر کے مستند علماءِ دین انہیں جائز ومستحسن قرار دیتے آئے ہیں۔
ابھی ہمیں ایک کتاب ''بدعاتِ مروّجہ'' نام کی موصول ہوئی ہے، جس کے مصنف
ہیں شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، جو کہ حکومتِ سعودیہ کے تشکیل کردہ بورڈ کے
جنرل ڈائریکٹر ہیں۔ اس کتاب میں کیا ہے وہ اسی کتاب کے صفحہ ۵ پر درج ہے ان
ہی کے اپنے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں:

اس کتاب کا نام عربی التحذیر من البدع، رکھا گیا ہے اس میں مندرجہ ذیل مقالات ہیں:

۱۔ یومِ میلاد کی محفل اور رسومات کتاب سنت کی روشنی میں۔

۲۔ شبِ معراج کو جلسہ اور اجتماع کرانا بدعت ہے۔

۳۔ شبِ برأت کو جلسے اور اجتماع کرنا بدعت ہے،

اس کتاب میں درج مقالات وبیانات تو آپ نے دیکھ ہی لئے مگر تھوڑی سی زحمت
فرما کر ایک نظر اس عبارت پر بھی ڈال لیں جو میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق
اس میں لکھی گئی ہے تاکہ آپکو ان کی ذہنی آزادی وقلمی بے احتیاطی کا بخوبی اندازہ ہو
جائے اور ہمیں مزید ان کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہ رہے تو لیجئے پیش ہے وہ
عبارت دیکھیں اور فیصلہ کریں:

''پھر یہ محفلِ میلاد بدعت ہونے کے ساتھ ساتھ اور کئی برائیوں کو جنم دیتی ہے جیسے مردوں اور
عورتوں کا یکجا جمع ہونا۔ گانے بجانے کے آلات استعمال کرنا، نشہ آور اور مخدّرات اشیاء کا
استعمال کرنا (بدعاتِ مروّجہ ص ۱۶)

نہیں معلوم کہ اس سعودی تنخواہ دار سے کس نے کہہ دیا کہ میلاد کی محافل میں ایسا ہوتا
ہے، حالانکہ دنیا جانتی ہے کہ میلاد کی مجالس ان خرافات اور اس طرح کی تمام برائیوں
سے پاک ہیں مگر افسوس کہ جب اس نجدی محدث کو اس پاک محفل سے کوئی برائی ہاتھ

نہ آئی تو اس نے جھوٹ کا سہارا لیکر اس مبارک محفل سے عوام اہلِ اسلام کو بدظن کرنے کی ناروا کوشش کی ہے۔ (نعوذ باللہ من الجاہلین)

محترم ناظرین!

نمونے کے طور پر ہم نے اس کتاب اور اس میں شامل مقالات کا ذکر کر دیا ورنہ اس طرح کے بے شمار کتب و رسائل ایامِ حج اور غیر ایام حج میں تقسیم ہو رہے ہیں، اور دولت ولٹریچر کے بل بوتے پر، اپنی رائے اور خیالات کو دنیا بھر کے مسلمانوں پر ٹھونسنے کی ناپاک کوشش کی جا رہی ہے۔ لہٰذا میرے بھائیو! اسکا جواب نہایت ضروری ہے اور یہ کام صرف اور صرف اسلام وسنیت کا درد رکھنے والے مخیرّ حضرات کی توجہات ہی پر موقوف ہے، مراۃُ الدّعوۃ الاسلامیہ پیلی بھیت شریف ایسے کتب و رسائل اور اشتہار و پمفلٹ مہیّا کرنے کی ذمہّ داری لے سکتی ہے (جو بدمذہبوں کی جانب سے پھیلائی گئی گمراہی و بدمذہبی کا ازالہ کر سکیں) انشاءاللہ تعالیٰ، اگر اہل خیر متوجّہ ہوں اور اپنے مخصوص تعاون اور نیک مشوروں سے نوازیں۔

ادارہ کے اغراض ومقاصد درجِ ذیل ہیں ملاحظہ فرمائیں!

اغراض ومقاصد

۱- اکابرین دین وملّت کی قدیم تصنیفات کی تسہیل وتلخیص اور غیر محشّٰی کتابوں پر حاشیہ نگاری کرنا،

۲- اکابرین اسلام وعلماء کرام کی قدیم وجدید تصنیفات کو اردو، ہندی انگریزی وغیرہ مختلف زبانوں میں شائع کرنا،

۳- نوجوان علماء کی خوابیدہ قلمی صلاحیت کو بیدار کرنا،

۴- ان بزرگوں کے حالات وخدمات پر تحقیقی لٹریچر تصنیف کرنا کہ جن پر تاہنوز کوئی مستقل تصنیف نہیں ہے،

۵- نوجوان نسل میں مذہبی بیداری پیدا کرنا اور بدعات وخرافات کا قلع قمع کرنا،

۶- عورتوں کو مزارات کی حاضری سے روکنا اور بزرگوں کے اعراس کو شریعت اسلامیہ کی روشنی میں ڈھالنے کی ہر ممکن کوشش کرنا۔

۷- مختلف علوم وفنون پر مشتمل کتب ورسائل کی ایک عظیم "امام اعظم لائبریری کا قیام"۔

۸- کتاب وسنت اور ائمہ مجتہدین کی روشنی میں سچّے، صالح عقائد ومسائل سے عوام النّاس کو اشتہار و پوسٹر اور کتب ورسائل ودیگر وسائل کے ذریعہ روشناس کرانا۔

۹- اسلام کے نام پر گمراہ کرنے والی تمام تنظیموں، تحریکوں اور فرقہ بندیوں کا حتی الوسع سدّ باب۔

۱۰- صحابۂ کرام، ائمہ مجتہدین، صلحائے امت بزرگان ملت ودیگر پیشوایانِ اسلام کے اقوال و افعال اور اطوار وکردار کی اشاعت کرنا۔

۱۱- نئی نسل کو اسلامی اخلاق وآداب سے آراستہ کرنا عقیدۂ اہلسنت راسخ کرنا اور اعمال حسنہ کی ترغیب دینا۔

۱۲- نونہالانِ اسلام کی دینی تعلیم وتربیت کے لئے مکاتب دینیہ ومدارسِ اسلامیہ قائم کرنا۔

۱۳- معاشرہ میں پھیلی بے حیائی، بداخلاقی و بدتمیزی وبدتہذیبی، غلط رسم ورواج نیز جہیز کی مانگ ومطالبات جیسی لعنت کے خاتمہ کیلئے ہر ممکن کوشش کرنا۔ (انشاءاللہ تعالیٰ)

لھٰذا

ایک عزم ایک حوصلہ، ایک طاقت، ایک صداقت، ایک حقیقت، ایک طریقت، ایک شریعت، ایک ایمان، ایک عقیدے کولیکر آیئے اور اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان اور بھروسہ رکھتے ہوئے قومی جذبے کے ساتھ مذہب اہلسنت و جماعت کی اشاعت کے لئے ادارۂ ہٰذا کے مذکورہ تیرہ ۱۳/اغراض و مقاصد کے تحت اسلام کی خدمت کے لئے تیار ہو جایئے! اور تین سو تیرہ ۳۱۳ مجاہدینِ اسلام کی یاد تازہ کر دیجئے اللہ تعالیٰ ہم اور آپ سب کا حامی و ناصر ہے۔

آپ ادارہ کی امداد کس طرح کریں!

۱- اپنے مرحومین کے لئے صدقہ جاریہ کے طور پر اپنی جائداد کا کچھ حصّہ اس کے لئے وقف کر دیں۔

۲- اپنی آمدنی میں سے کچھ ماہوار، سہ ماہی و ششماہی یا سالانہ اس کے لئے مقرر فرما دیں۔

۳- اپنے کتب خانہ سے یا خرید کر حدیث و تفسیر اور فقہ، جیسے بخاری و مشکوٰۃ روح البیان و تفسیر نعیمی اور فتاویٰ عالمگیری و فتاویٰ رضویہ وغیرہم مترجم و غیر مترجم، علمائے اسلام کی نادر و نایاب کتابیں وقف کر دیں۔

۴- اپنے والدین و دیگر مسلمان مرحومین کے لئے (برائے ایصال ثواب) کسی کتاب یا اشتہار و پوسٹر یا پرچے کی طباعت کی ذمہّ داری قبول فرمالیں (ذمہّ داران ادارہ سے رابطہ قائم کریں) رابطہ کا پتہ:-

عبدالرشید قادری (ڈائریکٹر-مؤسسہ مرأۃُ الدّعوۃِ الاسلامیہ)

گلڑیا، سکٹولہ، پیلی بھیت شریف یوپی پن 262001 موبائل 9719703910

قاری عبدالرشید قادری کی بعض اہم کتب وتوالیف

۱- مقالات طیب (اول دوم)

۲- ارشادات بلگرامی

۳- وہابیہ غیر مقلدین سے چند اہم سوالات (قسط اول تا پنجم)

۴- مقالات قادری

۵- حاتم اصم کے وصایا مقدسہ

۶- آئمہ اربعہ کے ایمان افروز واقعات

۷- ارکان اسلام

۸- جمعہ کی اذان ثانی اور مسئلۂ اقامت

۹- وعدہ خلافی کا شرعی حکم

۱۰- مضامین حنفیہ

۱۱- اہم مسائل

۱۲- دینیات

۱۳- حیات طیب

۱۴- تقلید شخصی قرآن وحدیث کی روشنی میں

۱۵- ارشادات امام غزالی

۱۶- ارشادات امام قشیری

۱۷- فرمودات شیخ جیلانی

۱۸- اولیاء اللہ کے ایمان افروز واقعات

۱۹- احکام قربانی

۲۰- رمضان شریف اور اسکے روزے

ملنے کا پتہ :- مؤسسہ مرأۃ الدعوۃِ الاسلامیہ گلڑیا، سکولہ، پیلی بھیت یوپی

CONTACT OFFICE
MIR-ATUDDAWATIL ISLAMIA
GULARIA SAKOLA, PILIBHIT (U.P.) 262001